# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: یکم اپریل 1960

## نندلال مشرا

## بنام

## کے ایل مشرا

(کے سبّاراؤاور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

**دیکھ بھال- مجموعہ ضابطہ فوجداری 488 کی دفعات -لازمی-ابتدائی تفتیش پر غور نہیں کیا گیا- باب XXXVI، مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت کارروائی-شہری نوعیت کا سوال جس کا فیصلہ مجسٹریٹ کرے گا۔**

اپیل کنندہ جو نابالغ تھا، نے الہ آباد کے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 488 کے تحت اپنی ماں کی طرف سے بطور سرپرست درخواست دائر کی، جس میں مدعاعلیہ کے خلاف یہ الزام لگاتے ہوئے کہ وہ اس کا قیاسی باپ ہے، دیکھ بھال کے حکم کی درخواست کی گئی۔ مجسٹریٹ نے مدعاعلیہ کو نوٹس جاری کیے بغیر اپیل کنندہ کی درخواست کو مختصر طور پر خارج کر دیا جیسا کہ دفعہ 488، فوجداری ضابطے کے تحت ضروری ہے۔ مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف نظر ثانی میں سیشن عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ ایک مناسب مقدمہ تھا جس میں مجسٹریٹ کو مدعاعلیہ کو سمن جاری کرنا چاہیے تھا اور عدالت عالیہ کو ریکارڈ پیش کرنا چاہیے تھا جس میں سفارش کی گئی تھی کہ مجسٹریٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور مجسٹریٹ کو قانون کے مطابق درخواست پر آگے بڑھنے کا حکم دیا جائے۔ عدالت عالیہ نے سیشن کورٹ کے حوالہ کو خارج کر دیا اور اس بات کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ مقدمہ عدالت عظمیٰ میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر:

قرار پایا گیا کہ اپیل کنندہ کو قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے اپنا مقدمہ قائم کرنے کا مکمل موقع نہیں دیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 488 نوٹس جاری کرنے سے پہلے ابتدائی تفتیش پر غور نہیں کرتی لیکن یہ بتاتی ہے کہ اس دفعہ کے تحت تمام شواہد مدعاعلیہ یااس کے وکیل کی موجودگی میں لیے جانے چاہئیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نوٹس کے بعد صرف ایک تفتیش کی جانی چاہیے۔

دفعہ 488 کی ذیلی دفعہ (6) شکل میں لازمی ہے اور واضح طور پر یہ مجسٹریٹ کے ذریعے عمل کیے جانے والے طریقہ کار کا تعین کرتی ہے۔ حکم دینے سے پہلے عدالت کا فرض ہے کہ وہ بچے کی پدرانہ حیثیت کو یقینی طور پر تلاش کرے، حالانکہ مختصر انداز میں۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کا باب XXXVI خود مختار ہے اور اس کے تحت دی جانے والی راحت بنیادی طور پر سول نوعیت کی ہے۔ یہ کسی مرد کو اپنی بیوی یا بچوں کی دیکھ بھال کے لیے مجبور کرنے کے لیے ایک خلاصہ طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔اس باب کے تحت مجسٹریٹ کے نتائج حتمی نہیں ہیں اور فریقین دیوانی عدالت میں اپنے حقوق کے خلاف قانونی طور پر احتجاج کر سکتے ہیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 64، سال 1958۔

فوجداری حوالہ نمبر 159، سال 1956 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 3 دسمبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

این سی سین، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دفتری، پرشوتم ترکیم داس، جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

1960. یکم اپریل۔

عدالت کا فیصلہ سبّاراؤ جسٹس نے سنایا۔

سبّاراؤ، جسٹس خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد میں بااختیار عدالتِ عالیہ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 488 کے تحت فاضل سیشن جج کے ذریعے دیے گئے حوالہ کو خارج کر دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ نابالغ ہے اور اپنی ماں شریمتی گیتا باسو کی سرپرستی میں رہتا ہے۔14 ستمبر 1955 کو اپیل کنندہ نے اپنی والدہ کے بذریعے الہ آباد کے سٹی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (جسے اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بعد ضابطہ کہا گیا ہے) کی دفعہ 488 کے تحت ایک درخواست دائر کی، جس میں مدعا علیہ، ایڈوکیٹ جنرل، اتر پردیش، الہ آباد کے خلاف یہ الزام لگاتے ہوئے کہ وہ اس کا قیاسی باپ ہے، دیکھ بھال کے لیے حکم کی درخواست کی گئی۔ مدعا علیہ کو نوٹس دیے بغیر مجسٹریٹ نے 20 ستمبر 1955 کو ثبوت کے لیے درخواست پوسٹ کر دی۔ اس تاریخ کو، اپیل کنندہ کے سرپرست سے پوچھ گچھ کی گئی اور مجسٹریٹ نے کچھ حد تک اس سے بھی جرح کی۔ اس سے پوچھ گچھ کے بعد، مجسٹریٹ نے اسے ہدایت کی کہ وہ ضابطے کی دفعہ 202 کے تحت مزید کوئی ثبوت پیش کرے اور اس مقصد کے لیے، اس نے درخواست کو سماعت کے لیے 26 ستمبر 1955 تک ملتوی کر دیا، جس تاریخ کو ایک پولیس کانسٹیبل سے پوچھ گچھ کی گئی اور فاضل مجسٹریٹ نے اس بات کی توثیق کی کہ درخواست گزار نے کہا کہ وہ کسی دوسرے گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کرے گی۔ 27 ستمبر 1955 کو اپیل کنندہ نے مجسٹریٹ کے سامنے ایک درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ ضابطے کی دفعہ 200 میں کوئی درخواست نہیں ہے اور مدعا علیہ کو نوٹس جاری کرنے سے پہلے کوئی تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر، تاہم، عدالت نے درخواست کو شکایت کے طور پر مانا، تو درخواست گزار نے دیکھ بھال کے لیے درخواست کی حمایت میں مزید ثبوت پیش کرنے کے لیے وقت مانگا۔ اس درخواست پر فاضل مجسٹریٹ نے توثیق کی "اگر آپ چاہیں تو براہ کرم مزید ثبوت پیش کریں"۔ 6 اکتوبر 1955 کو اپیل کنندہ کے سرپرست نے ایک اور گواہ کا معائنہ کیا۔ اس تاریخ کو، فاضل مجسٹریٹ نے فرد احکام میں توثیق کی کہ "اس مرحلے پر مزید کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جائے گا"۔

10 اکتوبر 1955 کو فاضل مجسٹریٹ نے درخواست کو خارج کرتے ہوئے حکم دیا۔ انہوں نے درخواست گزار کی اس دلیل سے اتفاق کیا کہ ضابطے کی دفعات 200 سے 203 دیکھ بھال کی درخواست پر لاگو نہیں ہوتی؛ لیکن انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ انہیں مطمئن ہونا چاہیے کہ مدعا علیہ کو نوٹس جاری کرنے سے پہلے درخواست گزار کے پاس پہلی نظر میں مقدمہ تھا۔ اس کے بعد وہ شواہد پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ مطمئن نہیں تھا کہ مدعا علیہ نند لال کا باپ تھا، اور اس نتیجے پر اس نے مدعا علیہ کو درخواست کا نوٹس جاری کرنے سے انکار کر دیا، اور درخواست کو خارج کر دیا۔ اپیل کنندہ نے فاضل مجسٹریٹ کے اس حکم کے خلاف سیشن جج، الہ آباد میں نظر ثانی دائر کی۔ جج نے مجسٹریٹ کے سامنے رکھے گئے مواد پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ ایک مناسب مقدمہ ہے جس میں مجسٹریٹ کو ضابطے کی دفعہ 488 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت مدعا علیہ کو سمن جاری کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے الہ آباد میں بااختیار عدالتِ عالیہ کو ریکارڈ پیش کیا جس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں سفارش کی گئی کہ مجسٹریٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور مجسٹریٹ کو قانون کے مطابق درخواست پر آگے بڑھنے کا حکم دیا جائے۔ یہ حوالہ جج چودھری کے سامنے سماعت کے لیے پیش کیا گیا، جس نے ضابطے کے دیگر دفعات کی مشابہت پر مؤقف اختیار کیا کہ مجسٹریٹ نے ابتدائی تفتیش کرتے ہوئے ضابطے کی عمومی اسکیم کے مطابق کام کیا اور اس لیے درخواست کو خارج کرنے کا حکم کسی غیر قانونی یا بے ضابطگی سے متاثر نہیں ہوا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ مجسٹریٹ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ مجسٹریٹ ابتدائی تفتیش کر سکتا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ کے لیے اس کی ملکیت پر سوال اٹھانے کا اختیار نہیں ہے۔ اس نے یہ بھی پایا کہ اپیل کنندہ کے سرپرست کو ہر موقع دیا گیا تھا کہ وہ اس طرح کے ثبوت پیش کرے جو وہ پیش کرنا چاہتا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ مبینہ بے ضابطگی سے متعصبانہ نہیں تھا۔ حوالہ کی پائیداری پر، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ قابل مجسٹریٹ کی طرف سے اخذ کیا گیا نتیجہ ریکارڈ پر رکھے گئے مواد پر ایک حقیقت ہے اور چونکہ مجسٹریٹ نے قانون یا طریقہ کار کے کچھ قائم شدہ اصولوں کی خلاف ورزی یا خلاف ورزی نہیں کی، اس لیے فاضل سیشن جج کو حوالہ نہیں دینا چاہیے تھا۔ فاضل جج نے آخر کار نشاندہی کی کہ کارروائی صرف خلاصہ نوعیت کی ہے اور یہ کہ وہ اپیل کنندہ کو سول عدالت میں دادرسائی طلب کرنے کے اس کے حق سے محروم نہیں کرتے ہیں۔ نتیجے میں حوالہ خارج کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ اس اپیل کے ذریعے اس حکم کی درستگی پر سوال اٹھاتا ہے۔

اپیل کنندہ کے قابل وکیل کا دعوی ہے کہ قابل مجسٹریٹ نے ایک ایسے طریقہ کار کی پیروی کی جس پر مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت غور نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ کسی بھی صورت میں اس نے جانچ اس انداز میں کی جو، کم از کم، اپیل کنندہ کے ساتھ ناانصافی تھا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سالیسیٹر جنرل نے مجسٹریٹ کے ذریعے اپنائے گئے طریقہ کار اور اس کے ذریعے اخذ کردہ نتائج کی بھی حمایت کی۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ مجسٹریٹ کے سامنے اپیل کنندہ نے تسلیم کیا کہ مجسٹریٹ کے پاس ابتدائی تفتیش کرنے کا اختیار ہے اور اس لیے اسے اس عدالت کے سامنے پہلی بار جانچ کے جواز پر سوال کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عام طور پر، اس طرح کے معاملے میں ہمیں آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت دائر اپیل میں عدالت عالیہ کے حکم میں مداخلت کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا۔ لیکن، یہ اپیل غیر معمولی حالات کا انکشاف کرتی ہے جو ہمیں عام عمل سے الگ ہونے پر مجبور کرتی ہے۔

یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے پورے وقت میں تسلیم کیا تھا کہ مجسٹریٹ مدعا علیہ کو نوٹس جاری کرنے سے پہلے ضابطے کی دفعہ 488 کے تحت ابتدائی تفتیش کر سکتا ہے۔ در حقیقت مجسٹریٹ کے فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کی جانب سے کچھ فیصلوں کا حوالہ اس دلیل کی حمایت میں دیا گیا تھا کہ ضابطے کی دفعہ 488 کے تحت درخواست ضابطے کی دفعات 200 سے 203 کے دائرہ کار میں نہیں آتی ہے۔ ضابطے کی دفعہ 200 مستغیث اور عدالت میں موجود گواہوں کی جانچ کے لیے فراہم کرتی ہے۔ دفعہ 202 اسے نوٹس جاری کرنے سے پہلے مزید تفتیش کرنے کے قابل بناتی ہے۔ دفعہ 203 اسے کسی درخواست کو خارج کرنے کا اختیار دیتی ہے، اگر اس کے فیصلے میں کیس کو آگے بڑھانے کے لیے کافی بنیاد نہیں بنائی گئی ہے۔ لہذا، اپیل گزار کی طرف سے اٹھائی گئی دلیل کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہے کہ مجسٹریٹ مذکورہ توضیعات مطابق ابتدائی تفتیش نہیں کر سکتا۔ در حقیقت، مجسٹریٹ نے اس دلیل کو قبول کر لیا؛ لیکن اس نے مشاہدہ کیا: "لیکن، جیسا کہ قابل وکیل پیش کرتے ہیں، مجھے مطمئن ہونا پڑے گا کہ دفعہ 488 ضابطہ فوجداری کے تحت نوٹس جاری کرنے سے پہلے مخالف فریق کو جاری کیا جانا چاہیے اور اس لیے جو کچھ ابھی تک ریکارڈ پر آیا ہے وہ اس سوال پر غور کے لیے قابل قبول ہے کہ آیا نوٹس جاری کیا جانا چاہیے یا نہیں۔" اس مشاہدے میں اپیل گزار کی طرف سے کوئی رعایت درج نہیں کی گئی کہ مجسٹریٹ ابتدائی تفتیش کر سکتا ہے۔ پہلے جمع کرانے کے تناظر میں، دوسرے جمع کرانے کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہے کہ مجسٹریٹ نوٹس جاری کرنے سے پہلے خود کو مطمئن کر سکتا ہے، چاہے درخواست ظاہری طور پر قابل قبول نہ ہو یا فضول ہو۔ سیشن جج کے سامنے دائر نظر ثانی کی درخواست میں، اپیل کنندہ نے درج ذیل بنیاد اٹھائی:

"کیونکہ نچلی عدالت نے درخواست گزار کی طرف سے دفعہ 488 ضابطہ فوجداری کے تحت کی گئی اس درخواست کو درست قرار دیتے ہوئے مذکورہ ضابطے دفعات 200 سے 203 میں کی گئی دفعات پر عمل درآمد کو راغب نہیں کیا اور مزید یہ کہ دفعہ 488(6) میں لازمی توضیعات مطابق مذکورہ ضابطے کے باب XXXVI کے تحت تمام شواہد مخالف فریق کی موجودگی میں لیے جائیں گے، ضابطہ فوجداری دفعات 200 کے تحت ثبوت پیش کرنے کی ہدایت دینے میں قانون میں غلطی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی ہے اور مذکورہ شواہد پر غور کرتے ہوئے اس دائرہ اختیار پر قبضہ کر لیا ہے جو قانون کے ذریعہ اس میں شامل نہیں ہے۔

فاضل سیشن جج کے فیصلے میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ یہ نقطہ ان کے سامنے اٹھایا گیا تھا۔ اگرچہ فضل سیشن جج نے اس دلیل کو قبول کر لیا کہ ضابطے دفعات 200 سے 203 کا کوئی اطلاق نہیں ہے، لیکن انہوں نے رائے دی کہ "اس معاملے میں قابل مجسٹریٹ نے خود کو مطمئن کرنا مناسب سمجھا اگر یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں اسے نوٹس جاری کرنا چاہیے۔" عدالت عالیہ کے فاضل جج کے سامنے، یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ کوئی رعایت، یہاں تک کہ محدود شکل میں بھی دی گئی تھی۔ جج چودھری اپنے فیصلے میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ "................ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل نے یہ تسلیم کیا تھا کہ مجسٹریٹ کو محدود طور پر خود کو مطمئن کرنا تھا کہ زیر بحث درخواست کا نوٹس مخالف فریق کو جاری کیا جائے۔" یہ مشاہدہ صرف مجسٹریٹ نے اپنے فیصلے میں جو کہا ہے اس کی نقل ہے۔ عدالت عالیہ میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل، ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ کے سامنے کوئی نئی رعایت نہیں دی ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ جج مجسٹریٹ کے مشاہدوں سے اخذ کرتے ہوئے جائز تھا کہ درخواست گزار کی جانب سے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ عدالت کے لیے اس طرح کی ابتدائی تفتیش کرنا ایک مناسب طریقہ کار ہوگا تاکہ خود کو مطمئن کیا جا سکے کہ نوٹس مخالف فریق کو جاری کیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے، درخواست گزار کی بنیادی دلیل تھی کہ مجسٹریٹ کو ابتدائی تفتیش کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا اور رعایت، چاہے وہ دی گئی ہو، اس کا مطلب صرف اس تناظر میں یہ ہو سکتا ہے کہ مجسٹریٹ خود کو مطمئن کر سکتا ہے، چاہے درخواست میں لگائے گئے الزامات پر، یہ ایک فضول درخواست تھی۔

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ضابطے کی دفعہ 488 مجسٹریٹ کی طرف سے کسی ابتدائی تفتیش پر غور کرتی ہے اس سے پہلے کہ وہ مخالف فریق کو نوٹس جاری کر سکے۔ اس سوال کا جواب ضابطے کی دفعہ 488 کی توضیعات کی تعمیر پر مبنی ہے۔ توضیعات کے باب XXXVI میں تین دفعات ہیں۔ باب کا عنوان "بیویوں اور بچوں کی دیکھ بھال" ہے۔ متعلقہ توضیعات اس طرح ہے:

دفعہ 488۔(1) اگر کوئی شخص جس کے پاس کافی وسائل ہیں وہ اپنی بیوی یا اپنے جائز یا ناجائز بچے کی دیکھ بھال کرنے میں غفلت برتتا ہے یا انکار کرتا ہے جو خود کی دیکھ بھال کرنے سے قاصر ہے، تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، پریزیڈنسی مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا فرسٹ کلاس کا مجسٹریٹ، اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طرح کی غفلت یا انکار کے ثبوت پر، ایسے شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ اپنی بیوی یا ایسے بچے کی دیکھ بھال کے لیے ماہانہ الاؤنس، اس ماہانہ شرح پر، جس میں مجموعی طور پر پانچ سو روپے سے زیادہ نہ ہو، جیسا کہ ایسا مجسٹریٹ مناسب سمجھے، اور اسے ایسے شخص کو ادا کرے جس کی مجسٹریٹ وقتاً فوقتاً ہدایت کرتا ہے۔

**************************

(6) اس باب کے تحت تمام شواہد شوہر یا والد کی موجودگی میں، جیسا بھی معاملہ ہو، یا جب اس کی ذاتی حاضری ختم ہو جائے، اس کے وکیل کی موجودگی میں لیے جائیں گے، اور سمن کیسوں کی صورت میں مقرر کردہ انداز میں درج کیے جائیں گے:

**************************

دفعہ 489 دفعہ 488 کے تحت الاؤنس میں تبدیلی فراہم کرتی ہے، اور دفعہ 490 دیکھ بھال کے حکم کے نفاذ کے لیے طریقہ کار تجویز کرتی ہے۔ اس باب کے تحت دی گئی راحت بنیادی طور پر سول نوعیت کی ہے۔ یہ کسی مرد کو اپنی بیوی یا بچوں کی دیکھ بھال کے لیے مجبور کرنے کے لیے ایک خلاصہ طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔ اس باب کے تحت مجسٹریٹ کے نتائج حتمی نہیں ہیں اور فریقین سول عدالت میں اپنے حقوق کے خلاف قانونی طور پر احتجاج کر سکتے ہیں۔ یہ باب خود مختار ہے۔ یہ دیکھ بھال کا دعوی کرنے کے بچے یا بیوی کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ پیروی کرنے کے طریقہ کار کو تجویز کرتا ہے اور مجسٹریٹ کے فیصلے کے نفاذ کے لیے فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 488 کے تحت، جہاں تک موجودہ تفتیش سے متعلق ہے، ایک ناجائز بچہ جو اپنی دیکھ بھال کرنے سے قاصر ہے، اس کی دیکھ بھال کے لیے ماہانہ الاؤنس کا حقدار ہے، اگر کافی وسائل رکھنے والا باپ اسے نظر انداز کرتا ہے یا اسے برقرار رکھنے سے انکار کرتا ہے۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ جب تک کہ قیاسی باپ بچے کو اس کا ناجائز بچہ تسلیم نہ کرے، مجسٹریٹ کو دیکھ بھال کی ادائیگی کا حکم دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اگر اس دلیل کو قبول کر لیا جائے تو یہ پورے حصے کو ناگوار بنا دے گا۔ بچے کی دیکھ بھال کے لیے درخواست کی بنیاد اس کی قانونی حیثیت یا ناجائز حیثیت سے قطع نظر بچے کی پدرانہ حیثیت ہوتی ہے۔ یہ دفعہ مجسٹریٹ کو بچے کی دیکھ بھال کے لیے الاؤنس دینے کا دائرہ اختیار دے کر، ضروری مضمرات کے ذریعے، اسے دائرہ اختیار کی حقیقت کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیتی ہے کہ آیا بچہ مدعا علیہ کا ناجائز بچہ ہے یا نہیں۔ حکم دینے سے پہلے یہ عدالت کا فرض ہے کہ وہ بچے کی پدرانہ حیثیت کو یقینی طور پر تلاش کرے، حالانکہ مختصر انداز میں۔ دفعہ 488

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی ذیلی دفعہ (6) صورت میں لازمی ہے اور واضح طور پر یہ مجسٹریٹ کے ذریعے عمل کیے جانے والے طریقہ کار کا تعین کرتی ہے۔اس ذیلی دفعہ کے تحت، اس باب کے تحت تمام شواہد شوہر یا والد کی موجودگی میں، جیسا بھی معاملہ ہو، یا جب اس کی ذاتی حاضری ختم ہو جائے، اس کے وکیل کی موجودگی میں لیے جائیں گے، اور سمن کیسوں کی صورت میں مقرر کردہ انداز میں درج کیے جائیں گے۔لفظ "تمام" جس کے ساتھ ذیلی دفعہ کھلتا ہے اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ والد یا اس کے وکیل کی غیر موجودگی میں کوئی ثبوت نہیں لیا جائے گا۔یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ضابطے کے دفعات 200 سے 203 ضابطے کے دفعات 488 کے تحت درخواست پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔چونکہ کارروائی دیوانی نوعیت کی ہوتی ہے، اس لیے ضابطہ کسی ابتدائی تفتیش پر غور نہیں کرتا ہے۔جب قیود واضح ہوں، تو ضابطے کے دیگر دفعات سے تحریک حاصل کرنے، یا مبینہ خامی کو پر کرنے کے لیے مقرر کردہ طریقہ کار سے ہٹنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی ابتدائی تفتیش نہیں کی گئی تو بلیک میلنگ عمل میں نوٹس بھی مدعا علیہ کے پاس جانا چاہئے۔اس موقف میں کچھ بھی متضاد نہیں ہے؛ کیونکہ، اگر مبینہ قیاسی باپ کے خلاف کسی بچے کی طرف سے دیکھ بھال کے لیے ڈگری کے لیے سول عدالت میں مقدمہ دائر کیا جاتا ہے، تو بغیر کسی ابتدائی تفتیش کے سمن اس کے پاس جائیں گے۔ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں کہ ذیلی دفعہ خود صرف مدعا علیہ کے فائدے کے لیے ہے۔ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مدعا علیہ کو نوٹس درخواست گزار کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ دونوں کے مفاد میں ہے جبکہ یہ مدعا علیہ کو اس کے خلاف ثبوت لینے پر حاضر ہونے کے قابل بناتا ہے، اس سے درخواست گزار کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے، کیونکہ ایک ایماندار مدعا علیہ بچے کی اپنی پدرانہ حیثیت کا اعتراف کر سکتا ہے، اگر یہ حقیقت تھی اور صرف دیکھ بھال کی مقدار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ ضابطے کی دفعہ 488 نوٹس جاری کرنے سے پہلے ابتدائی تفتیش پر غور نہیں کرتی، لیکن یہ بتاتی ہے کہ اس باب کے تحت تمام شواہد مدعا علیہ یا اس کے وکیل کی موجودگی میں لیے جانے چاہئیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نوٹس کے بعد صرف ایک تفتیش ہونی چاہیے۔

اس معاملے میں زیادہ قابل اعتراض خصوصیت یہ ہے کہ مجسٹریٹ نے ایک طریقہ کار پر عمل کیا، جو کہ، کم از کم، اپیل کنندہ کے لیے بلاجواز ہے۔اپیل کنندہ کے سرپرست سے مجسٹریٹ نے پوچھ گچھ کی، اور اس نے ان حالات کا حوالہ دیا جن کی وجہ سے مدعا علیہ کے ساتھ اس کی ناجائز قربت پیدا ہوئی۔اس نے بتایا ہے کہ قربت کس صورت میں شروع ہوئی۔اس نے ایک وکیل کے بذریعے رجسٹرڈ ڈاک کے بذریعے مدعا علیہ کو بھیجے گئے نوٹسوں کی کاپیاں دائر کیں جن میں دیکھ بھال کا مطالبہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا گیا تھااور کہا گیا تھا کہ اسے اعتراضات موصول ہوئے ہیں لیکن مدعاعلیہ نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔اس نے ایک تصویر درج کی جس میں وہ اور مدعاعلیہ کرسیوں پر بیٹھے تھے اور اپیل کنندہ ان کے درمیان کھڑا تھا۔ایک نوکر سے بھی جانچ پڑتال کی گئی، جس نے بیان دیا کہ اس نے مدعاعلیہ کو بے وقت میں اپیل گزار کی ماں سے ملنے جاتے دیکھا تھا۔یہ ثبوت، عام طور پر، مدعاعلیہ کو نوٹس دینے کے لیے کافی ہوگا، چاہے مجسٹریٹ کے ذریعے اختیار کیا گیا طریقہ کار جائز ہو۔لیکن قابل مجسٹریٹ نے اپیل کنندہ کی ماں سے بڑی حد تک جرح کی۔ جرح سے پتہ چلتا ہے کہ مجسٹریٹ کے پاس یا تو وجدان کے غیر معمولی اختیارات تھے یا معلومات کے غیر معمولی ذرائع تھے، کیونکہ اس نے اس کی زندگی کی بہت سی چھوٹی چھوٹی تفصیلات حاصل کیں جو صرف ایک وکیل ہی کر سکتا تھا جو اپنے مختصر بیان میں اچھی طرح قابل ہو۔ مجسٹریٹ کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کی انفرادیت یہیں ختم نہیں ہوتی۔فاضل مجسٹریٹ، اگرچہ بعد میں اس نے مؤقف اختیار کیا کہ وہ ضابطے کی دفعات 200 سے 203 کے مطابق ابتدائی تفتیش نہیں کر سکتا، اپیل کنندہ کی ماں سے بڑی حد تک جانچ پڑتال کی اور پھر اسے ضابطے کی دفعات 202 کے تحت دیگر شواہد پیش کرنے کا موقع دیا۔دو مزید گواہوں سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد، مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ "اس مرحلے پر مزید کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جائے گا"۔یہ حکم اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ قابل مجسٹریٹ نے اس مرحلے پر اپیل کنندہ کو دوسرے گواہوں سے پوچھ گچھ کرنے سے روک دیا تھا۔یہاں تک کہ اگر حکم کی قیود کو آزادانہ معنی دیا گیا تھا، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس وقت مجسٹریٹ مدعاعلیہ کو نوٹس دینے کے لیے مائل تھا لیکن بعد میں اس نے اپنا ذہن بدل لیا۔اس کے بعد، مجسٹریٹ نے شواہد پر غور کیا اور ایک فیصلہ سنایا جس میں کہا گیا کہ اپیل کنندہ کی پدرانہ حیثیت قائم نہیں ہوئی تھی۔اگرچہ مجسٹریٹ کے پاس مدعاعلیہ کو نوٹس دینے کے لیے کافی غیر متضاد ثبوت موجود تھے، لیکن اس نے اپیل کنندہ کے سامنے پورے ثبوت پیش کرنے سے پہلے اس کے خلاف ایک نتیجہ درج کیا۔اپیل کنندہ کی اس دلیل کو قبول کرتے ہوئے کہ ضابطے کی دفعات 200 سے 203 کے تحت طریقہ کار لاگو نہیں ہوتا، درحقیقت اس نے اس طریقہ کار پر عمل کیا اور اٹھائے گئے سوال کے تعین کے لیے ابتدائی تفتیش کو مقدمے میں تبدیل کر دیا۔درحقیقت، اس نے مدعاعلیہ کی طرف سے لگائے گئے ایک جرح کرنے والے وکیل کا کردار خود سنبھالا۔ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ غالباً مجسٹریٹ پر مدعاعلیہ کی اعلیٰ حیثیت کی وجہ سے ظلم کیا گیا تھا، اور سچائی کا پتہ لگانے کی مخلصانہ کوشش کرنے کے بجائے ایک ایسا طریقہ کار اپنانے کے لیے آگے بڑھا جس مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ضمانت نہیں ہے، اور اپیل گزار کے معاملے میں غیر عدالتی نقطہ نظر اختیار کرنے کے لیے۔عدالتوں میں، اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد کے لیے دوہرا معیار نہیں ہو سکتا و دیگر باقی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

لوگوں کے لیے: مجسٹریٹ کو ان شخصیات سے کوئی تعلق نہیں ہے جو اس کے سامنے مقدمے میں فریق ہیں بلکہ صرف اس کی خوبیوں سے ہے۔

پورے ریکارڈ کو احتیاط سے دیکھنے کے بعد، ہم مطمئن ہیں کہ اپیل کنندہ کو قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے اپنا مقدمہ قائم کرنے بذریعے پورا موقع نہیں دیا گیا۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہم نے مقدمے کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کی ہے۔ ان پر پورے ثبوت پر غور کیا جاتا ہے جو اپیل کنندہ مدعاعلیہ یا اس کے وکیل کی موجودگی میں پیش کر سکتا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔

نتیجے میں، عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور سیشن جج کی طرف سے دیا گیا حوالہ قبول کر لیا جاتا ہے اور درخواست کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، الہ آباد کی عدالت میں بھیج دیا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document